ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیان کس سے ہو حمد رب جلیل — کہ عاجز ہے بیان تا مقتضے دلیل
نہ قدرت قلم کو ہے تحریر کی — نہ طاقت زبان کو ہے تقریر کی
اگر عمر سب اپنی ہو جاے صرف — نہ ہو اوسکی تعریف سے ایک حرف
اوسی سے زبان سب کی گویا ہوئی — اوسی سے ہر اک چشم بینا ہوئی
اوسی سے ہے وسعت دل تنگ میں — وہی لعل پیدا کرے سنگ میں
کیا اوسنے اضداد کو ایک جا — بہم آتش و آب و خاک و ہوا
اوسی نے کیے تخم سے جلوہ گر — گل تازہ و شاخ و برگ و ثمر
اوسی سے ہے ہستی اوسی سے عدم — بجز حکم اوسکے نہ ہو بیش و کم
اوسی سے ہے ظلمت اوسی سے ہے نور — اوسی سے ہے شام و سحر کا ظہور
فلک بحر قدرت کا ہے اک حباب — اوسی سے ہیں روشن مہ و آفتاب

تری ذات ہی پاک رب العلا | اثر سے تری حمد کب ہو ادا

ہی نعت پاک یہ اوس باعث ایجاد عالم کی
بنائی حق نے جسکے واسطے تصویر آدم کی

کوئی کر سکے نعت کیونکر رقم | جنکے باعث سے لوح و قلم
بیان وصف اوسکا کرے کوئی کیا | جہان نور سے جسکے پیدا ہوا
ہوے نور سے اونکے شمس و قمر | اونہیں کے طفیلی ہین شام و سحر
ہوا اونسے سب انس و جان کو شرف | زمین کو شرف آسمان کو شرف
اوسی سے نبوت کو زینت ہوئی | اوسی سے رسالت کو عزت ہوئی
اوسی کو فقط حق سے معراج ہی | وہی سب رسولون کا سرتاج ہی
کیا حق نے مقبول عالم اوسے | کیا راز مخفی کا محرم اوسے
اوسی کے ہین فرمان مین بحر و بر | اوسی کے ہین محکوم جن و بشر
فلک اوسکی تسلیم مین صبح و شام | ملک صدق سے ہین اوسکے غلام
بجا ہی اگر فخر عالم کہون | بجا ہی اگر فخر آدم کہون
معظم مکرم مفخر ہی وہ | اولو العزم مین سب سے برتر ہی وہ
بھلا اس سے رتبہ بڑے اور کیا | رضا ای نبی ہی رضای خدا
محمد ہین محمود رب الودود | محمد ہین مقصود رب الودود
جہان مین محمد کا ثانی کہین | نہین ہی نہین ہی نہین ہی نہین

ترا ذکر ہر دم کروں یا رحیم
ترے یاد مین ہی مروں یا رحیم

ترے عشق کا ہو مرے دلمین داغ
کہ روشن رہے تا ابد یہ چراغ

رہے زندگانی مین عزت نصیب
پس از مرگ ہو تیری رحمت نصیب

جہان مین تو عاجز کسی کا نکر
قیامت کے دن مجھکو رسوا نکر

مرے ہین جو اُستاد والاجناب
ہر اک علم سے اونسے ہی فیض یاب

ہے ذات اونکی دریای علم و ہنر
ہین وہ نوردین نام مشہور تر

سلامت تو رکھہ تا ابد یا الٰہ
مرے سر پہ با حرمت و عز و جاہ

مرے دوست اور جو محب ہین تمام
الٰہی ہون دارین مین شادکام

دعا مانگتا ہون مین شام و سحر
مرا خاتمہ ہو ترے نام پہ

الٰہی بحق شہ انبیا
مرادین دو دنیا مین ہووے بھلا

بصد خوبی جو یہ نسخہ بنا ہے
بنانیکا سبب اسمین لکھا ہے

مرے دوست اک شیخ سلطان نام
بہت صاحب خلق ہین لاکلام

سخاوت مین حاتم کے ثانی ہین وہ
محب بصد مہربانی ہین وہ

خدا نے عنایت سے اونکو کیا
غریبون یتیمون کا حاجت روا

نجیبون شریفون کے ہین قدردان
سبھی حال پر ہین بہت مہربان

ہین مدت سے اونکا نمک خوار ہون
محبت مین اونکی گرفتار ہون

یہان سے ہوا آغاز ہے داستان — کیا اسکے راوی نے ایسا بیان
بڑا شہر اک جسکا پورب تھا نام — خداوند زر وانکے تھے خاص و عام
گلستان ہر اک وا انکا تھا پر بہار — بیابان ہر اک وا انکا تھا لالہ زار
کہین عندلیبون کے تھے چہچہے — کہین جا بجا تھی کبک کے قہقہے
ہر ایک سمت تھین اوسمین نہرین رواں — کہ جنکے سبب سے ہوا آسودہ جہان
مقابر بہت حق پرستون کے تھے — مقامات مجذوب مستون کے تھے
وہان ایک بی بی تھی نیکو صفات — بہت عابدہ زاہدہ پاک ذات
بنی فاطمہ فاطمہ نام تھا — عبادت سوا کچھ نہین کام تھا
نہ تھی دلمین کچھ سیم و زر کی ہوس — نہ الماس و لعل و گہر کی ہوس
ہمیشہ عبادت مین مصروف تھی — ہمیشہ ریاضت مین مشغوف تھی
کہون اونکے شوہر کی تعریف کیا — عجب نیک سیرت تھے وہ مرد با حسب
بڑے مرتبے کے بڑی شان کے — تھے وہ نسل محبوب سبحان کے
نکو کار خوش خوبی و فرخندہ بخت — خداوند جاہ و خداوند رخت
سخی و جوان مرد یزدان پرست — خدا کی محبت مین مدہوش و مست
بسیرت ملک اور بصورت بشر — عبادت مین تھے حق کی شام و سحر
تھا سید حسن نام پاک آپکا — کرے روح پر اونکی رحمت خدا
نسب نامہ اونکا لکھا ہے یہان — مفصل ہو دیکھے سے سب کو عیان

یقین ہی سر ہو نہیں اس مین شک — یہ انسان نہین بلکہ ہی یہ ملک
کیا آخرش اوسنے ہو کر ملول — مری عرض ہی ایک کیجے قبول
کیے سے مین اپنے ہوا شرمسار — امان مجکو دیجے تو اب ای شہسوار
مین بیشک سزا کا سزاوار ہون — گنہگار ہون مین گنہگار ہون
کرم سے مرا بخشدیجے گناہ — مین عاجز ہوا مجکو دو اب پناہ
مجوس ستمگر جو عاجز ہوا — سوار اپنے گھر کی طرف پھر گیا
ہوا گھر کے گوشے مین آکر نہان — نہ آیا نظر اوسکا نام و نشان
عجب کیا ہی مردان راہ خدا — کرین یاوری وقت رنج و بلا
ہر اک سمت فتح و ظفر اونسے ہی — ہر اک جا پہ دفع ضرر اونسے ہی
مددگار جنکا ہو رب الودود — عجب کیا کرے گر کرامت نمود

شاہ حمید کی ولادت کا بیان
خورشید آسمان کرامت کا ہی بیان

پلا جلد ساقی تو ایسی شراب — دلون پر خوشی کا ہو تا فتح باب
نشاط و طرب کا ہو ہر دم ظہور — غم و رنج ہوجاے خاطر سے دور
بتاریخ غرہ بسال سعید — تولد ہوے جبکہ شاہ حمید
مبارک ساعت کی تھی یوم — خوشی سے ہوے خندہ زن خاص و عام
ہوا انور رخ اوسکا یون جلوہ گر — بنا اوس سے گھر شکل برج قمر

ظاہر ہونا کرامت کا سات سال کی عمر مین

لگھون اوسکی الفت مین جال گیا	گلی کا وہی اوسکے تعویذ تھا
ترقی مہ نو سا پانے لگا	وہ اک رنگ تازہ دکھانے لگا
بفضل خدا جب دو سالا ہوا	عجب گل رخ و سرو بالا ہوا
بہت ناز و نعمت سے پلنے لگا	سنبھلے سنبھلتے وہ چلنے لگا
جلالت نمایان تھی رخسار سے	بزرگی ہویدا تھی آثار سے
عجب صاحب بخت پیدا ہوا	فراست بلاغت مین یکتا ہوا
ہوئی عمر اوس طفل کی تین سال	بڑھا بارفتہ رفتہ جمال و کمال
نہ بچون سے رغبت نہ دل کھیل سے	تھی یاد خدا اوسکو شام و سحر
نہ کھاتا بہت اور نہ سوتا بہت	نہ ہنستا بہت اور نہ روتا بہت
نئے طرز و انداز کی قیل و قال	ہر اک کام تھا اوسکا با اعتدال

ظاہر ہونا کرامت کا حضرت تین سال کی عمر مین

یہان اسکے راوی نے ایسا لکھا	عجب طرح کا اک تماشا ہوا
پسر کیلیے مادر بے نظیر	لگی گرم کرنے وہ چولھے پہ شیر
لگا اسطرح کہنے مان سے پسر	مجھے دودھ دو مادر مہرور
جھکا یا غرض اوسنے ہانڈی کو تب	گرا دودھ کاسے سے چولھے مین سب
گرا دودھ چولھے مین جب یا گمان	ہوئی فاطمہ کی سراسیمہ جان
پسر نے کہا کیون ہو دلگیر تم	پھر چولھے مین لو اپنا سب شیر تم

میں عازم ہوں اب کعبۃ اللہ کا ۔ ہے طیار سامان سب راہ کا

اگر حکم ہووے تو چلتا ہوں میں ۔ رفیقوں کے ہمرہ نکلتا ہوں میں

کہا ماں نے ای میرے آنکھوں کے نور ۔ مرے جان و دلکو ہے تم سے سرور

یہی دل میں مدت سے ہے آرزو ۔ کہ ہو بیاہ تیرا مرے روبرو

لگا کہنے تب شاہ عالی مقام ۔ نہ لو روبرو میرے شادی کا نام

ہوس بیاہ کی مجھکو مطلق نہیں ۔ کسی چیز کی چاہ جز حق نہیں

لگی کہنے پھر مادر [illegible] ۔ مرے چشم کے نور و لخت جگر

مقرر ہے اک دخت نیک خو ۔ شریف اور نجیب اور پاکیزہ رو

کہا اوسنے یوں ایک خیمہ کہا ۔ یہ بنیا ترے واسطے ہے بنا

اوسے دیکھکر آگیا شہ کو خشم ۔ پڑی جبکہ اکبار خیمہ پہ چشم

اوسی وقت خیمہ کو آتش لگی ۔ جلالت شہ دین کی ظاہر ہوئی

پسر سے کہا ماں نے ہو کر ملول ۔ جلانے سے اسکے ہوا کیا حصول

کہا شہ نے میرا نہیں کچھ قصور ۔ خدا کی طرف سے ہوا اسکا ظہور

نہیں ہے یہ شاید رضای خدا ۔ اسی واسطے خاک خیمہ ہوا

کہا شاہ دین نے بہت عجز سے ۔ برای خدا اب رضا دو مجھے

مجھے کرکے رخصت نہ مغموم ہو ۔ ضمانت میں اللہ کی سونپ دو

بصد جد و کد شہ کو رخصت ملی ۔ پدر کو الم ماں کو رقت ہوئی

کیا حکم شہ نے بلطف و کرم — کرو غسل تم آج دونوں بہم
دعا مانگو ایزد سے با چشم تر — عنایت کرے لطف سے وہ پسر
دیا برگ پان چابکر شاہ نے — کھلا اپنی عورت کو لیجا اسے
خدا کی عنایت سے ہو بارور — جنے اک پسر عاقل و ہوشیار
ہو جب ساتوان سال اسکو تمام — کرے ختم قرآن وہ نیک نام
لگا کینے مسواک اک یکے شاہ — برس سات کا جب ہو وہ رشک ماہ
یہ مسواک دیکر کہو تم اوسے — نشانی یہ دی ہے ترے پیر نے
یہ سب سنکے قاضی کا خوش دل ہوا — کیا شہ نے جس طرح حاصل ہوا
ہے یہ قدرت خالق ذو المنن — ہوئی ناگہان حاملہ اوسکی زن

روانہ ہونا حضرت کا لاہور سے اور جانا اک پہاڑ پہ جسمین جنگیونکی سکونت تھی اور جادوگرونکو گیونشا حضرت پر

شرف بخش لاہور تھا چند روز — عبادت مین خالق کے با صدق و سوز
وہانسے تحمل کر وہ روشن ضمیر — دیار عرب کا ہوا راہ گیر
بصد شان و شوکت وہ فرخندہ پے — منازل شب و روز کرتا تھا طے
نمایان ہوا ناگہان ایک کوہ — بزرگی مین تھی مثل فلک با شکوہ
بلندی مین وہ کوہ تھا بیمثال — وہان تک پرندہ کیا اوڑنا محال
ہزاروں شیاطین کا مسکن تھا وہ — درندوں گزندوں کا مسکن تھا وہ

کھڑا اوبن لگے مارنے اوسکو تب — جو ساحر تھے سب ہو گئے جان بلب
ہر اک نیش زنبور سے تھا خروش — کھڑا اونکی مارون سے اوڑتا تھا ہوش
بلندی سے ناگہ گرے خاک پر — تبہ حال و دل ریش و خستہ جگر
اونھون نے نہ دیکھی جو راہ گریز — فغان کر کے کہتے تھے یون اشک ریز
ہمارا ہوا حال از بس تباہ — بچا ہمکو آفت سے ای دین پناہ
کہا شہ نے تب ونکو ای بو الفضول — کرو دل سے دین نبی تم قبول
دل و جان سے حضرت پہ قربان ہوے — بصدق و ارادت مسلمان ہوے
ہوے شرک و بدعت سے جب وہ نفور — ہوا رنج و غم سب اوسیوقت دور
ہوے جب مسلمان بصدق و یقین — لگے کہنے حضرت کو ای شاہ دین
ہمارا ہے اک پیر باقی یہان — تبہ کار و گمراہ و تیرہ روان
نہین ہے بشر بلکہ شیطان ہے وہ — سراپا تہ خاک پنہان ہے وہ
کہا شہ نے اک جن کو تو جا ابھی — اوسے کھینچکر اب ہے پاس لا
ہوا جنکو فرمان حضرت کا جب — لگا جا کے کہنے اوسے با غضب
بلاتے ہین تجھکو شہنشاہ دین — مکرر یہ تو جلد چل ای لعین
یہ سنتے ہی اوسکو غضب آ گیا — نہ اوسنے کہا کچھ نہ جا سے ہلا
غرض مار کر جن نے کھینچا اوسے — حضور شہ دین مین لایا اوسے
نظر کرکے حضرت کو تھرا گیا — جلالت جو دیکھی تو غش کھا گیا

ہوے تنگدل سب رفیقانِ شاہ
نہ رہنے کی صورت نہ جانیکی راہ

وہان تین دن تک شہ دین ہا
تبہ بھوک سے حال سبکا ہوا

کہا یون رفیقون نے ای شاہِ دین
ہمین بھوک سہنے کی طاقت نہین

کہا شہ نے رازق ہے روزی رسان
نہو اسطرح تم ہراسیمہ جان

رفیقون کو شہ نے تجویز دی
رکھو دیگ چولہے پہ لاکر بڑی

درختون کے پتے بھر دو اوسمین تم
فراغت سے پانی بھی دو اوسمین تم

بصدق ارادت پکاؤ اوسے
وہ جب پک چکے جلد لاؤ اوسے

غذا تمکو جو کچہ کہ درکار ہو
عنایت سے خالق کی طیار ہو

شہ دین نے یون حکم جسدم کیا
اوسیطرح ہر ایک عامل ہوا

ہوا پختہ اک دم مین نادر طعام
ہوے جسکی بو سے معطر مشام

خوشی سے ہر اک شخص کھانے لگا
ادا کرکے با صدق شکر خدا

وہان ایک تعویذ شہ نے لکھا
دیا اپنے خادم کو اور یون کہا

اسے جاکے پانی مین تو ڈالدے
یہ تعویذ اک شکل کشتی بنے

نکر دیر اوسپر تو ہوجا سوار
خدا اسکے کرم سے لگے جاکے پار

تو اوس شہر مین جاکے حاکم سے تب
اوسے کہہ کہ ای ظالم سنگدل

مرے پیر نے یاد کیا ہو مقام
گزرتی ہے محنت سے ہر صبح شام

جو طیار مین کشتیان بھیجدے
اسی کام مین ہے بھلائی تجھے

ظرافت سے حضرت نے اوس سے کہا ۔ ترے بت میں کہہ کرامت ہے کیا

مغ دہر بھی ساتھ حاکم کے تھا ۔ شہ دین سے اسطرح کہنے لگا

کراماتیں اس بت کی ہیں بے حساب ۔ نہیں ہے مجھے اونکے کہنے کی تاب

کرامت بڑی اوسمین اک ہے عجب ۔ وہ پیتا ہے ندی کا پانی یہ سب

کہا شہ نے یہ بت مرے روبرو ۔ کرے نوش جاکر اگر آب جو

تری بات کا ہو مجھے اعتبار ۔ میں سمجھونگا سچ اوسکا ہر ایک کار

مغ دہر نے پوجکر بت کو تب ۔ کہا پی تو ندی کا پانی یہ سب

نہ جاسے ہلا بت نہ آگے بڑھا ۔ مغ دہر غیرت سے نادم ہوا

کہا شہ نے بت کو بلاتا ہوں میں ۔ اوسے سب یہ پانی پلاتا ہوں میں

ہوا جبکہ حکم شہ ذو الکرام ۔ پیا اوسنے ندی کا پانی تمام

ندامت سے حاکم ہوا تنگدل ۔ مغ دہر بھی ہوگیا بس خجل

کہا شہ سے حاکم نے با اضطراب ۔ کہو بت کو تا قے کرے سب وہ آب

نہیں تو مرا ملک ویران ہو ۔ ہر ایک کا دل و جان پریشان ہے

ہوا حکم حضرت کا جب ناگہاں ۔ دہن سے کیا بت نے پانی رواں

کہا مغ نے کرتا ہوں میں ایک کام ۔ پکاتا ہوں پانی کے اندر طعام

کہا شاہ نے یہ عجب ہے شگفت ۔ میں شائق ہوں اوسکا وہ کہا آلہٰی

کیا مغ سو آب میں تہ نشین ۔ کہا شاہ سے ایک جن سے وہ ہیں

ضیافت کا ساماں جو ٹیا تھا | وہ سب اوسنے حضرت کے آگے رکھا
لگا شاہ کھانے بنام خدا | چھٹا باز حاکم کو سرتا بپا
زمین پر گرا اور ہوا وہ ہلاک | ہوئی اوسکی عورت بہت دردناک
لگی کہنے حضرت سے پاؤں پہ سر | مرے حال پر آپ کیجیے نظر
نہ سمجھی میں کچھ مرتبہ آپکا | خطا میری بخشو برائے خدا
مرے مرد کو آپ زندہ کریں | گنہ میرے شوہر کا اب بخشدیں
شہ دین نے حاکم کو زندہ کیا | زن و مرد کو اپنا بندہ کیا
کرامت ہوئی شہ کی مشہور تر | قدم پر رکھا شہ کے ہر اک نے سر

دفع ہونا اک بڑھیا کے شکم کا درد حضرت کی کرامت سے

وہاں ایک بڑھیا تھی بس باکمال | تھا درد شکم سے پراگندہ حال
نہ کھاتا نہ پیتا نہ سوتا تھا وہ | شب و روز اس غم سے روتا تھا وہ
دوا بھی نہ کرتی تھی اوسکو اثر | پریشان و حیران تھا شام و سحر
گیا آگے حضرت کے روتا ہوا | بصد درد سب حال اوسنے کہا
شہ دین نے اوسپر کیا جب کرم | گیا سب اوسی وقت درد شکم
کرامت ہوئی شہ کی شہرت پذیر | ہوئے معتقد سب صغیر و کبیر
بنا کر کھڑاؤں و چندن کی وہ | لیے نذر لایا وہ مرد نکو
پہنکر کھڑاؤں کو تب بیدوال | لگا چلنے وہ شاہ فرخندہ فال

وہان ایک چلہ شہ دین رہا	عبادت مین سرگرم صبح و مسا
گیا جب شہنشاہ سے حج ادا	وہان سے مدینے کو رخصت ہوا
گیا جب مدینے کو وہ نامور	عجب دلکشا شہر آیا نظر
ہر اک قصر تھا وہانکا فرح سرشت	ہر اک باغ تھا اونکا باغ بہشت

روانہ ہونا حضرت کا مدینہ منورہ سے طرف نجف اور دوسرے شہروں کے

بصد صدق جب وہ شہ باصفا	نبی کی زیارت سے فارغ ہوا
نکلکر مدینے سے وہ باشرف	گیا با ارادت نجف کی طرف
نکلکر وہان سے بصد احتشام	گیا شاہ کربلا مین مقام
وہان سے گیا شاہ بغداد کو	بصد اعتقاد و بصد آرزو
ہوا جد کے مرقد پہ جاکر نثار	محبت سے با دیدۂ اشکبار
وہان سے خراسان کا عازم ہوا	خراسان سے بیت المقدس گیا
گیا جبکہ بیت المقدس کو شاہ	حرم کی ہوئی ولیکن پھر اوسکو چاہ
گیا جبکہ کعبے کو وہ باوقار	وہانکے ہوئے لوگ سب دوستدار
عرب اک لگا کہنے ای شاہ دین	مین ہون آپکا بندۂ کمترین
بدل ہے عقیدت مجھے آپسے	کرون مین جو کچھ آپ فرمائینگے
خوشی سے شہ دین نے اوسکو کہا	مرے واسطے ایک حجرہ بنا
عرب نے سنا حکم حضرت کا جب	ہوا مستعد کام مین روز و شب

خدا کی ہے یہ قدرت کاملہ
سنگے اوسپہ جب نو مہینے گذر
رخ اوسکا تھا ایسا حسن مین بے نظیر
وہ نرگس سی آنکھین وہ سنبل سے بال
عجب طرح کی تھی پدر کو خوشی
پدر نے محبت سے ہو شاد کام
بہت ناز و نعمت سے پلنے لگا
گئے گھر سے اوسکے جب پانچ سال
خدا کی عبادت مین مشغول تھا
برس سات کی عمر جب ختم ہوئی
مگر آہ بھر بھر کے با چشم نم
نہ کھانے پہ تھا دل نہ سونے پہ دل
وظائف سے کرتا تھا با ورد و آہ
شب و روز اے پیر گردون کلاہ
مری التجا جلد ہووے قبول
ہوئی غیب سے ناگہان یہ ندا
ادھر جا ترے پیر کا ہے مقام

زن اوسکی اسیطرح تھی حاملہ
تولد ہوا مہ لقا اک پسر
خجل جس سے ہو جاے بدر منیر
وہ غنچہ سا لب اور وہ گل سے گال
بصد جان فدا اوسپہ مادر ہوئی
رکھا نام یوسف بصد احترام
دل و جان تھا ہر اک اوسپہ فدا
زیادہ ہوا اوسکا حسن و جمال
یہی روز و شب اوسکا معمول تھا
کسیکی طرف اوسکو رغبت نہ تھی
وہ ہر آن مرشد کا بھرتا تھا دم
شب و روز تھا اوسکا رونے پہ دل
ملا دے مجھے پیر سے یا الٰہ
ترے فضل کا ہوں مین امیدوار
مرا مدعا جلد ہووے حصول
یہاں سے نکلکر تو کعبے کو جا
ہے قادر ولی اوسکا مشہور نام

تھی ازبس اوسے پیر کی دین چاہ	بسرعت لگا قطع کرنے وہ راہ
بدل پیر کو یاد کرنے لگا	قدم اپنا جنگل مین دہرنے لگا
کسی نے معلق اوٹھایا اوسے	یمن ایکدم مین دکھایا اوسے
یہ سب حال حضرت کو کشوف تھا	جو یوسف کا آنا یمن تک ہوا
رفیقون سے بولا کہ اب جائیے	بہ تعظیم یوسف کو یہان لائیے
یمن کو گئے جب رفیقان شاہ	وہان ملگیا اونکو وہ رشک ماہ
ہوسے دیکھکر اوسکو سب شادکام	وہ خدمت مین حضرت کے آئے تمام
قدمبوس جسوقت یوسف ہوا	شہ دین نے گود مین اوسکو لیا
دعاؤن محبت سے دینے لگا	ترا دو جہان مین ہو بالا بھلا
محبت سے دم اوسکا بھرتا تھا شاہ	شب و روز تعلیم کرتا تھا شاہ
اسیطرح سے گذرے جب چند سال	شہ دین کا یوسف مین آیا کمال
کیا شہ نے کعبے مین اپنا مقام	برس سات باخرمی تمام
زیادہ تھی یوسف کو حضرت کی چاہ	بدل تھا محبت مین حضرت کی شاہ
فدا پیر پر اپنے ہر آن تھا	دل و جان سے اوسپہ قربان تھا
کمربستہ رہتا تھا وہ نامور	اطاعت مین حضرت کی شام و سحر

رخصت ہونا حضرت کا ہمراہ یوسف قدس سرہ کعبۃ اللہ سے

کیے شاہ نے سات حج جب ادا	وہانسے نکلنے کا عازم ہوا

[illegible]

جو ملاح تھے سب بخوف و ہراس
شہ دین سے کرنے لگے التماس

یہان آئی ہے اک بلاے عظیم
کرو التجا تا بچاوے کریم

کہا شاہ نے جلد اے ناخدا
تو اک موم کی توپ چھوٹی بنا

ہوئی توپ طیار اک مختصر
رکھا شہ نے اوسکو کشتی کے پر

غرض راہ زن جب ہوے متصل
لگا کانپنے خوف سے سب کا دل

چلانے لگے توپ جب راہزن
لرزنے لگا خوف سے سب کا تن

تعصب سے لنگر او سپہ جب نے کی
جو اک موم کی توپ کشتی مین تھی

ہزارون ہی گولے نکلنے لگے
جو تھے راہزن ہاتھ ملنے لگے

ہراسان ہوے اور حیران ہوے
جہاز اپنا لیکر گریزان ہوے

کرامت ہوئی جبکہ یہ آشکار
ہوے سب کے سب شاہ دین پر نثار

کنارے پہ سب آلگین کشتیان
کہا شہ ملیوار کو شاد ہان

داخل ہونا حضرت کا شہر ملیوار مین اور ظاہر ہونا کرامت کا

رفیقون کے ہمراہ وہ دین پناہ
ہوا داخل شہر با عز و جاہ

شہ دین کو اک باغ آیا نظر
دیکھے جس مین ہر طرف گلہاے تر

اوسی جا کیا شاہ دین نے مقام
رفیقون کے ہمرہ بصد احترام

ہر اک سے لگا پوچھنے باغبان
کہ یہ کون ہین اور آئے کہان

کسی نے کہا ہین یہ روشن ضمیر
بلا شبہہ حاجتون کے ہین دستگیر

[illegible]

درخشان رخ اوسکا ہو مثل قمر — عجب حسن رکھتی تھی وہ سیمبر

شہ دین نے سنکر دیا یہ جواب — مرے حق مین یہ کام ہے ناصواب

مجھے ماہ رویون سے الفت نہین — مجھے ایسے کامون پہ رغبت نہین

غرض وان سے رخصت ہو و شتاب — رفیقون کے ہمراہ باآب و تاب

کنارے پہ دریا کے پونہچے تمام — لگا کہنے سنکو شہ نیکنام

کرو بند آنکھین یہان سے سب — تماشا دکہاتا ہون ایک عجب

کیا بند آنکھون کو ہر ایک نے — ہوا حکم پھر شاہ کا کھولیے

کرامت ہوئی ناگہان اک عجیب — نمایان ہوا کشور بالدیب

رخصت ہونا حضرت کا ملیوار سے اور پونہچنا شہر مالدیب مین

وہان کے تھے سب مرد و زن بت پرست — ہر اک خواب غفلت مین ہوسر و مست

نہ دین نبی سے کسیکو خبر — نہ آئی کسی جا پہ مسجد نظر

غرض دین سے شہر بیگانہ تھا — مقرر ہر اک جا پہ بتخانہ تھا

لگے سوچنے ولیین وہ روسیاہ — کہ آیا ہے کیسا کو سمجھے یہ شاہ

اونہون نے کہیر زہر سو بھین سب — رکھا روبرو شاہ کے باادب

نہان زہر ہر ایک میوے مین تھا — اوٹھا کر شہ دین وہ کہانے لگا

ہر اک شخص ہمراہ کہانے لگا — جو دل چاہتا تھا اوٹھانے لگا

کسی مین نہ ظاہر ہوا کچھ اثر — کیا زہر قاتل کو حق نے شکر

شہ دین پہ اوسکی پڑی جب نظر — لگا کانپنے اور گرا خاک پر
کہا کر غضب شاہ نے لا اوسے — وضو کے لیے لا دے پانی مجھے
جو چھاگل تھی بھجا شہ دین نے دی — رکھی وہ بھروا اوسنے پانی بھری
وضو کر کے تب شاہ دین بے نیاز — کھڑا ہو گیا آپ بہر نماز
فراغت عبادت سے جب ہو چکی — کہا شاہ نے دیو سے ای شقی
ہر اک شخص تجھ سے پریشان ہے — تو کیوں خلق کا دشمن جان ہے
یہ تجویز تب شہ کو آئی پسند — کیا شاہ نے اوسکو چھاگل میں بند
مقید ہوا جبکہ دیو لعین — بچے اوسکے ہاتھ سے اہل زمین
گئی شب نمایاں ہوئی جب سحر — سنو ان کا ہوا پھر اوسی جا گذر
سلامت وہ دختر تھی بیٹھی وہاں — تھا حیرت میں ہر ایک پیر و جوان
لگے پوچھنے سب ماجرا — جو کچھ اوسپہ گذرا تھا اوسنے کہا
وہاں سے وہ دختر گئی اپنے گھر — ہوئی شاد بوڑھیا اوسے دیکھکر
سنی جبکہ حاکم نے یہ گفتگو — کمر بستہ شہ کے گیا روبرو
لگا کہنے با صدق کرکے سلام — دل و جان سے ہوں آپکا میں غلام
جو فرمان حضرت کا میں پاؤں گا — دل و جان سے اوسکو بجا لاؤں گا
کہا شہ نے دعوت ہے یہ کر قبول — تجھے دو جہاں کی ہو عزت حصول
لگا کہنے حاکم شہ دین سے تب — تمنا ہے دل میں یہ ایک اب

وہاں سے نکلکر شہ نیکخو / روانہ ہوسے دوسری سمت کو

گیا جب سراندیب کو چھوڑ کر / ہرن ایک صحرا مین آیا نظر

شہ دین نے جسدم بلایا اوسے / ہرن ساتھ چلنے لگا شاہ کے

شب و روز چلتا تھا وہ باوقار / نمایاں ہوا ناگہاں اک دیار

پیاسا بشدت ہوا شاہ دین / کسی نے کہیں آب پایا نہین

گیے اوسکے سب شہر مین بہر آب / ہر اک شخص جویاں تھا با اضطراب

جو ڈھونڈا تو واں کوئی چشمہ نہ تھا / مگر پانی تھوڑا سا کھاری ملا

کہا شہ نے یہ شہر ہے کیا خراب / نہیں آب شیرین ہے بجز شور آب

غضب ہے جو یہ لفظ منہ سے کہا / اوسی وقت سب آب کھاری ہوا

اوٹھا شور سب شہر مین جابجا / ہوا ناگہاں ہے یہ قہر خدا

رہے ایک شب واں شہ دین پناہ / نہ ملنے سے پانی کی اندوہ گین

روانہ ہونا حضرت کا سراندیب سے اور داخل ہونا دوسرے شہر مین

وہاں سے نکلکر وہ فرخندہ خو / روانہ ہوا دوسرے شہر کو

ہوا داخل شہر جب وہ جناب / قدم سے ہوئے اوسکے سب فیضیاب

وہاں ایک رہتا تھا مسکین [illegible] / مگر وہ بخت بد طالع و بد نصیب

نہ کھانا میسر نہ رہنے کو گھر / شب و روز پھرتا تھا وہ دربدر

نہ تن پر تھا جامہ [illegible] / ہوا اس مفلسی سے خدایا پناہ

وہان سے نکلکر حضرت نامدار — گیا ایک قریے کو با صد وقار
ہر اک شخص تھا قحط سے فاقہ کش — صدا ہر طرف العطش العطش
رفیقان شہ سب پریشان ہوے — پھرے جابجا اور حیران ہوے
نہ پانی میسر وہان نے غذا — ہر اک آدمی سخت بد حال تھا
نمایان ہوا بیل اک ناگہان — بہت خوبصورت تھا اور نوجوان
وہ تھا بیل دیول کا مشہور تر — فقیرون کی اوسپر پڑی جب نظر
پچھاڑا زمین پر کسی نے اوسے — کیا ذبح آکر کسی نے اوسے
فقیرون نے کھایا اوسے کاٹکر — سنی جبکہ کفار نے یہ خبر
ہوے جمع چھوٹے بڑے ایکجا — ارادہ تھا ہر ایک کو جنگ کا
گئے روبرو شاہ کے جب وہ سب — منگا کر اوسی بیل کا پوست تب
شہ دین نے پھر اوسکو زندہ کیا — بلا کر اوسے کافرون کو دیا
کرامت سے حضرت کی حیران ہوے — فدا آپ پر با دل و جان ہوے

روانہ ہونا حضرت کا وہان سے اور پہنچنا کوہ و صحرا مین اور ظاہر ہونا کرامتو نکا

وہان سے نکلکر گیا جب کہ شاہ — کسی ایک صحرا مین با عز و جاہ
ہرن اک بھی حضرت کے ہمراہ تھا — بشدت بیابان مین تشنہ ہوا
کیا شہ نے خادم سے دریافت کر — میسر ہو کیونکر وہ ماء لا جلد تر
گیا ایک قریے کو خادم دوان — کسی ایک مینہ کا تھا گھر وہان

غنی ہو گئے سب کے سب آج تم | نہ ہو گے کسیوقت محتاج تم
خدا تمکو دیویگا برکت زیاد | رہو عیش و عشرت سے خرسند و شاد

تشریف لانا حضرت کا نظر نگر میں واسطے زیارت طبل عالم قدس سرہ

وہاں سے نکلنے کا قصد کر وہ فرد | کیا شاہ نے قصد نظر نگر
کیا طبل عالم نے آکر بخواب | مریدون کو ارشاد با اضطراب
مرے پاس آتا ہے اک باکمال | نجابت شرافت میں ہے بے مثال
بڑے مرتبے کا بڑی شان کا | جگر گوشہ محبوب سبحان کا
بہ تعظیم سب اوسکی خدمت کرو | تکلف سے اچھی ضیافت کرو
ہوئی صبح جب خواب سے سب اٹھے | ضیافت کی تجویز کرنے لگے
ہوا شوق دیدار جب بیشتر | لگے جستجو کرنے ادہر اودہر
رفیقوں کے ہمرہ وہ عالیجناب | ہوا داخل شہر باآب و تاب
ملاقات کی تھی جو دل سے چاہ | گیا روضہ طبل عالم میں شاہ
ہوے بند گنبد کے در ناگہان | تعجب ہوئے اوس سے پیر و جوان
وہاں طبل عالم بھی زندہ ہوے | بہم ہو اور رہا اک جا ملے
ضیافت کا سامان طیار تھا | ہر اک شخص تھا منتظر شاہ کا
نہ آیا بہت دیر تک وان شاہ | ہوئی بھوک سے سبکی حالت تباہ
لگے کہنے یوسف میاں سے تب | پریشان ہیں بھوک سے سب کے سب

سنی جبکہ راجہ نے یہ خوش خبر
گیا آستان شہ دین پر

لگا کہنے ای شاہ روشن ضمیر
کرم سے ترے آپ ہون دستگیر

مین مدت سے آفت مین ہون مبتلا
کرو رحم مجھپر براے خدا

یہ سب سنکے حضرت نے اوسکو کہا
کسی شخص نے تجھپہ جادو کیا

کہا شہ نے خادم سے تو یہان سے جا
کبوتر ہے اک بام پر اوسکے لا

گیا جبکہ خادم لب بام پر
کبوتر اوسے ایک آیا نظر

شہ دین کے خادم نے پکڑا اوسے
اوسیوقت خدمت مین لایا اوسے

شہنشاہ نے ہاتھ مین جب لیا
لگی سوئیان اوسکو تھین جا بجا

کیا سوئیون کو جو شہ نے جدا
اوسیوقت راجہ نے پائی شفا

کہا شہ سے راجہ نے ای نیکنام
بدل ہوگیا مین تمہارا غلام

جو کچھ تیسے فرمان مین پاونگا
بصدق و ارادت بجا لاونگا

یہ تخت آپکا ہی ہے میرا نہین
مرے دلمین اسکی تمنا نہین

کرون مین ادا شکر اسکا کہان
اگر چاہتے ہو تو حاضر ہے جان

بہت آپسے مین پشیمان ہون
عوض ایسے احسان کا کیا کرون

کہا شہ نے راجہ سے ای نیکخور
مبارک ہو تجھکو ترا مال و زر

نہ خواہش عوض کی ہے ای نیکبخت
نہین مجھکو لائق ہے یہ تاج و تخت

ارادت اگر ہے تو رہنے کو دے
زمین ملک مین اپنے تھوڑی مجھے

شہ دین نے پھر حق سے مانگی دعا | اوسی وقت وہ جھاڑ تازہ ہوا
وہاں جو تھے سب کے سب خاص و عام | بدل ہو گئے شاہ دین کے غلام

داخل ہونا حضرت کا قریہ سیرامپور میں اور ظاہر ہونا کرامت کا

روانہ ہوا شاہ سیرام کو | ہوئی خبر یہ خاص اور عام
کہ آئیں اونھوں نے بڑی چاہ کی | بہت لے گئیں شاہ کے واسطے
شہ دین نے کچھ اوس کو کھایا نہیں | کسی چیز کا حظ اوٹھایا نہیں
رفیقوں سے شہ نے کہا جاؤ تم | کو نہیں اسے [illegible] آؤ تم
عجب کچھ تماشا ہے اوس جاہ کا | جو ابتک کبھی پانی میں کھایا نہ [illegible]
کہا شہ نے سب سے مجھے ہے عجب | یہاں کوئی مسجد نہیں کیا سبب
اوٹھے وہاں اپنے سر کو جھکا | کسی نے شہ دین سے تب یوں کہا
کیا سب نے سامان مہیا تمام | نہیں ہیں ستون اے شہ ذوالکرام
پھر مجھے ہو کہیں سے ستون | اوسی وقت تعمیر مسجد کرون
دکھا کے کہا شاہ نے ایک جا | یہاں پتھر کی ہیں ستون سب بنا
زمین کھود کر تم کرو امتحان | ستون ان پتھر کی خاک میں ہیں نہان
لگے کھودنے جب وہاں کی زمین | اوسی جا سے نکلے ستون بہترین
تعجب ہوئے دیکھ کر خاص و عام | کیا اوس نے آغاز مسجد کا کام
ہوئے اہل سیرام سب کامیاب | کیا تیر کلا جیری کو وہ جناب

جو رہی تھی خالی پڑی ایک جا — ہے اوس سے بیابان میں دونا ہوا
ہوا دیکھکر اوسکو خورسند شاہ — برآئی جو تھی اوسکے دلکی مراد

روانہ ہونا حضرت کا شہر کلاجری سے اور ظاہر ہونا اسرار

وہان سے نکلکر وہ فرخندہ خو — روانہ ہوا اسطرف ناگور کو
شہ دین نے دیکھا عجب اک دیار — ہر اک شخص تھا وان فراغت شعار
عمارت تھین خوشنما جا بجا — لباس ہر ہر اک شخص کا
تکبر سے ہر شخص مغرور و مست — قباجوئی و گردن کشی در پرست
نظر آتے ہر طرف ہاتھی سوار — عماری تھی جنکی جواہر نگار
کسی مین نہ آئین اسلام تھا — فقط کفر کا شور تھا جا بجا
یہ نرمی کہا شاہ نے سن لو سب — ہین مخلوق ہم اور خالق ہی رب
عبادت نہ کیون اوسکی کرتے ہو تم — ہو گمراہ غفلت مین مستے ہو تم
قیامت کا دن سب پہ ہی ڈر رہو — شب و روز حق کی عبادت کرو
سخاوت کرو مال کی دو زکات — مری مان لو دل سے ہے ایک بات
رسول خدا سے محبت رکھو — نہ دنیا کی الفت سے مسرور ہو
نہ فرعون و شداد و قارون رہا — نہ دنیا مین باقی فلاطون رہا
ہے اک روز دنیا سے جانا یقین — مزا موت کا چکھنا ہے بالیقین
نہ دنیا کو سمجھو رہنے کی جا — فنا ہی فنا ہی فنا ہی فنا

محل ایک بہتر نمایان ہوا — ہوا آنکھوں کو دیکھے سے جسکے جلا

رکھا جبکہ دونون نے اندر قدم — گیا شہ کی خاطر سے اندوہ وغم

مصفا زمین صاف دیوار ودر — لگے جسمین یاقوت ولعل وگہر

چمن ہر طرف اور گل کی بہار — لگی سرو کی جسمین ہر جا قطار

محل کے تھی اطراف لٹکی ہوئی — ہر اک جا پہ زنجیر فولاد کی

عجائب غرائب تھین چیزین تمام — کسینے سنا بھی نہو جنکا نام

تماشے مین مشغول تھا شہ وہان — ہوا غیب سے ایک کاسہ عیان

بھرا اوسمین صندل تھا پیسا ہوا — شہ دین سے تب خضر نے یون کہا

کرو جلد پنجے کو صندل سے تر — لگا دو نشان اسکے دیوار پر

کہ ہو جو کوئی شخص قطب زمان — وہی اپنے پنجے کا دیوے نشان

سنی جبکہ حضرت نے یہ خوش خبر — کیا اپنے پنجے کو صندل سے تر

بہت سے وہان آئے پنجے نظر — شہ دین نے مارا اوسی جای پر

جو پنجہ تھا محبوب سبحان کا — اوسی جا شہ دین کا پنجہ اوٹھا

ندا آئی اوسوقت ناگہ زغیب — شہ دین ہوا قطب بے شک وریب

کمال شہ دین بہت بڑھ گیا — ہوا اوسپہ جسوقت فضل خدا

دیئے خضر نے تا رہے یادگار — جو زنجیر تھی اوس سے حلقے دوچار

ہوا خضر رخصت اوسی جای سے — کیا قصد جب ایکا پھر شاہ نے

یہ ارشاد یوسف سے جسدم سنا — بدل شہ کے قربان یہ راضی ہوا

جانا حضرت کا سید مخدوم کے گھر واسطے مقرر کرنے دختر کے

غرض جمعہ کے روز وقت ظہر — ہوا ایک کوچے سے شہ کا گذر

نمایاں ہوا ایک قصر بلند — بہت خوب خوش وضع اور دلپسند

وہ دختر نظر آئین در پہ حسین — کسی سے لگا پوچھنے شاہ دین

یہ گھر کسکا ہی اور کیا نام ہی — نشان دیجیے اوس کے کیا کام ہی

کہا اوس نے ہی ایک تاجر کا گھر — خداوند جاہ و خداوند زر

تجارت جہازوں کی کرتا ہی وہ — زر و سیم سے گھر کو بھرتا ہی وہ

وہ رہتا تھا آگے بملک یمن — یہی ملک اوسکا ہوا اب وطن

ہر اک شخص کو خوب معلوم ہی — وہ سید ہی نام اوسکا مخدوم ہی

کھڑی ہین جو دروازہ پر مہ جبین — اوسیکی یہ ہین لڑکیان شاہ دین

طلب جب شہ دین نے اوسکو کیا — محل مین وہ اوسوقت حاضر نہ تھا

شہ دین نے تاکید یہ گھر مین کی — وہ جب آئے گھر مین خبر دو مری

مفصل مرا حال اوس سے کہو — بہت جلد اوسکو روانہ کرو

یہ کہکر وہان سے روانہ ہوا — جدھر تھا شہ دین کا دولت سرا

گیا تھا جو مخدوم باہر کہین — ہوا گھر مین جب آکے مسند نشین

پیام شہ دین کسی نے کہا — ہوا حال پوچھہ اور مخدوم کا

کدھر عقل ہے کچھ خبردار ہو
ذرا خواب غفلت سے ہشیار ہو

تو سمجھا ہے کیا اوسکو اے مرد خام
تری طرح اوسکے ہین صدہا غلام

تو سمجھا نہین قطب عالم ہے وہ
سفر بکرم معظم ہے وہ

ترے حق مین گر وہ کرے بد دعا
اوسیوقت اوسکو قبولے خدا

بلا مین تو ہو مبتلا اے فضول
مرے بات کر جان و دل سے قبول

غضبناک خادم وہان سے گیا
کہا اوسنے سب حال مخدوم کا

سنا جبکہ حضرت سے یہ ماجرا
غضب اونکو مخدوم پر آگیا

کہا شہ نے خادم سے با خشم و تب
مجھے بد کہا اوسنے ہے کیا سبب

ہوا جب غضبناک وہ دین پناہ
کیا حق نے مخدوم کا گھر تباہ

اوسی شب ہوئی ایک دختر ہلاک
زن و مرد کا ہو گیا سینہ چاک

اوسی وقت اک شخص آیا وہان
لگا کرنے مخدوم سے یون بیان

جہاز آپکے دو سفر مین جو تھے
ہوے غرق دریا مین طوفان سے

سنی جبکہ مخدوم نے یہ خبر
پریشان و حیران و خستہ جگر

شہ دین کی خدمت مین آیا دوان
سراسیمہ دل اور سراسیمہ جان

قدم پر گرا اور کہنے لگا
مرے بخشدین آپ جرم و خطا

غنی تھا ابتلک اب ہو گیا ہون فقیر
کرم سے مرے آپ ہون دستگیر

کہا اوسکی عورت نے با چشم نم
نہ سمجھے مراتب کو حضرت کے ہم

بنی پالکی جب بصد کرّ و فر — کہا شہ نے لیجا تو دولھن کے گھر

گئے لیکے سب پالکی کو وہان — خوشی لائی دولھن کو باعز و شان

کیا خوب دولھن کو آراستہ — لباس اور زیور سے پیراستہ

سراپا تھا زیور جواہر نگار — لگے جا بجا گوہر آبدار

بنی تھی وہ بن ٹھن کے ایسی حسین — تجمل جسے ہو جائے تصویر چین

اجازت یہ یوسف کو بھیجی شہ نے — پہن تو بھی پوشاک اپنی نئی

ہوا پہلے سے حسن یوسف سوا — جو پہنا لباس اوسنے وہ خوشنما

رخ انور اوسکا چمکنے لگا — وہ جوڑا اسنہرا دمکنے لگا

گلے میں جو پھولوں کا مالا پڑا — وہ تھا ماہ کے گرد ہالا پڑا

کہا یا شہ دین نے نوشاہ کو — بصد شان اوس غیرت ماہ کو

خوشی سے شہ دین نے خطبہ پڑھا — بخوبی نکاح مبارک ہوا

بہم جمع او صحابہ تھے خاص و عام — لگا کرنے ہر اک کو نوشہ سلام

مبارک سلامت کی اوٹھی صدا — شکر پان بٹنے لگے جا بجا

فراغت ہوئی جبکہ تقسیم سے — کیا سبکو ارشاد تب شاہ نے

ذرا اور تکلیف فرمائیے — جو کچھ ما حضر ہے سب کھائیے

ضیافت کا سامان مہیا رکھا — ہر اک شخص لاکر جمانے لگا

وہاں جمع تھیں نعمتیں اسقدر — کہ ہو سیر ہر اک جسے دیکھکر

ہوا ناگہاں ایک ایسی چلی
وہاں سے کہیں جا کے کشتی لگی

ہوئی ناخدا کی سراسیمہ جان
کہ آئی ہے کشتی کہاں سے کہاں

تھا حیرت میں ہر ایک چھوٹا بڑا
عجب طرح کا یہ تماشا ہوا

شہ دین حق اوس دم ہوا ہمکلام
لگا کہنے یہ سب ہیں خالق کے کام

مرے واسطے آئی کشتی یہاں
یہ ہے قدرت خالق انس و جان

اوتر کر کہا شہ نے کشتی سے تب
روانہ بتاو بکو ہوسکے سب

ہوا داخل شہر جب وہ جناب
قدم سے ہوے اوسکے سب فیضیاب

جو مدت سے رنجور و بیمار تھے
دعا سے شہ دین کی اچھے ہوے

نہ تھی آنکھ جسکو وہ بینا ہوا
ہر اک طرف حضرت کا چرچا ہوا

ہزاروں نے حضرت سے پائی مراد
ہوا شہ کے آنے سے ہر ایک شاد

سنا جبکہ حاکم نے یہ ماجرا
ہوا شوق اوسکو ملاقات کا

کہا اوسنے تب خادم خاص سے
تو جا با ادب روبرو شاہ کے

یہ کہہ اوس سے اے خسرو نامدار
ملاقات کا ہوں میں امیدوار

سنا جبکہ خادم نے اوسکا پیام
کہا جا کے حضرت سے اے نیکنام

جو حاکم یہاں کا ہے اک نیک خو
بلاتا ہے اپنی ملاقات کو

غضبناک حضرت نے اوسکو کیا
مجھے تیرے حاکم سے ہے کام کیا

کدھر ہے تری عقل اے بے شعور
اسیوقت ہو میرے آگے سے دور

حضور شہ دین مین حاضر ہوا — کہا اوس نے شہ کیا جو تھا ماجرا

کیا شہ نے ارشاد حاکم کو تب — ہوا تنگدل بت سے تو کیا سبب

کرامت تجھے اک دکھاتا ہون مین — ترے بت کو اسجا بلاتا ہون مین

بصد صدق حاکم نے شہ سے کہا — اگر آئے اسجا پہ وہ بت مرا

کرونگا مین دین نبی کو قبول — ہو دارین کی جس سے عزت حصول

رہون آپکے حکم مین صبح و شام — بدل آپکا مین ہونگا غلام

بلایا وہان بت کو حضرت نے جب — اوٹھا دیر سے وہ بقہر و غضب

شہ دین کی خدمت مین حاضر ہوا — جلالت سے حضرت کی تھرا گیا

اوسیوقت حاکم مسلمان ہوا — ہیبت معتقد بادل و جان ہوا

ہزارون ہوئے بت پرستی سے دور — نمایان تھا چہرے سے ہر اک کے نور

عبادت وہ خالق کی کرنے لگے — محبت کا دم حق کا بھرنے لگے

غرض مسجدین ہو گئین جابجا — شہ دین وہان وعظ کہنے لگا

ہوئے حق پرستی سے سب بہرہ مند — عبادت لگے کرنے لیل و نہار

شہ دین نے اکروز سب سے کہا — تمہارا نگہبان ہے ہر دم خدا

وطن کی مجھے یاد ہے بیشتر — سفر مرا صبح کو ہے سفر

لگا کہنے ہر ایک با درد و غم — نہ چھوڑینگے حضرت کو زنہار ہم

رکھے تمکو دنیا مین جب تک خدا — رہین ہم غلامی مین صبح و مسا

جانا حضرت کا اک تاجر کے گھر اور ظاہر ہونا کرامت کا

بڑا ایک رہتا تھا تاجر وہان	حضور شہ دین مین آیا دوان
لگا کہنے حضرت سے ای ذو العطا	مرے گھر مین ہون آپ رونق فزا
بصد عجز تاجر نے جب یہ کہا	شہنشاہ ہمراہ اوسکے گیا
کیا اوسنے آراستہ خوب گھر	تکلف کی ہر چیز پیش نظر
بٹھا کر شہ دین کو پھر فرش پر	صداقت سے خدمت مین باندھی کمر
جو کھانے کی چیزین تھین با آرزو	رکھین اوسنے سب شاہ کے روبرو
شہ دین جو کھانے سے فارغ ہوا	پڑھی فاتحہ اوسنے اور دی دعا
لگا کہنے حضرت سے وہ با نیاز	بتاؤن کہ میرے گئے دو جہاز
اگرچہ گئی ایک مدت گذر	جہازون کی ابتک نہین کچھ خبر
اگر مجھپہ ہووے کرم آپکا	یقین ہے بر آوے مرا مدعا
سنا جبکہ تاجر سے یہ ماجرا	جواب اوسکا شہ نے نہ کچھ بھی دیا
وہان فرش پر تھے دو تکیے دھرے	شہ دین نے ہاتھون مین اپنے لیے
کہا دلمین تاجر نے اپنے تب	لیے دونون تکیے مرے شہ نے اب
لیا تھا اگر ایک تکیہ مرا	مناسب یہ تھا چھوڑتے دوسرا
سمائی تھی تاجر کے دلمین جو بات	ہوا اوسسے ماہر شہ نیکذات
وہان ڈالکر ایک تکیہ کو شاہ	بیٹھا اوسیوقت لی گھر کی راہ

خدایا تو کر دفع انگشتناب — کہ تا دور ہو اوس سے رنج و عذاب

شہ دین نے جس دم اٹھائی زبان — ہوئیں اوسکے سینے سے پستان نہان

گئی زن وہان طرف گھر کے جب — تعجب ہوے دیکھکر سب کے سب

لگے پوچھنے اوس سے مادر پدر — یہ کیا ہے ترا حال کہہ جلد تر

کہا اوسنے گریان کروں کیا بیان — میں حیران ہون ای مادر مہربان

گھڑا لیکے پانی کو جب مین گئی — کنارے پہ چشمے کے داخل ہوی

فقیر ایک بیٹھا تھا اوس جای پر — پڑا اوسنے کچھ کرکے مجھپر نظر

ہوا مرد کی طرح سینہ مرا — نہ کچھ جانتی ہون میں اسکے سوا

سنی جبکہ اوسنے یہ گفتگو — گئی مضطرب شاہ کے روبرو

لگی کہنے ای خسرو باوقار — کہ جون ہی ہیں عورتین زیب دار

سمجھین گر نہ ہون زیبا زن کچھ نہین — مری دختر از بس ہی اندوہگین

خدا انکو دیتا ہی بچون کو شیر — یہ ہے عرض ای شاہ روشن ضمیر

مرا مدعا آپ بر لائیے — کرم میری دختر پہ فرمائیے

کہا سنکے حضرت نے یہ ماجرا — نہ یہ حال کچھ مجھکو معلوم تھا

کریگا کرم خالق ذوالجلال — اوسیطرح ہو تھا جو اول کا حال

اوسیوقت اول کی صورت ہوئی — شہ دین کی ظاہر کرامت ہوئی

بصد صدق دونو مسلمان ہوئے — قدم پر شہ دین کے قربان ہوے

ہوا دل معتقد شاہ دین کا ہوا ۔ وہاں سے اوٹھا اور قدم پر گرا

کیا شاہ نے اوسکو اپنا مرید ۔ ہوا شہ کا بیٹ سے وہ مستفید

اسن پایا اک جہاز کا دریا مین بسبب اور سلامت پہونچا کنار پر

کسی اک فرنگی کا آیا جہاز ۔ ولایت سے دریا مین بارک ولاز

پڑا نا گمان ایک روزن کہین ۔ ہوے سب جو تھے اوسمین ندوہ کہین

ہر اک شخص تدبیر کرنے لگا ۔ کسی سے نہین بند پانی ہوا

معلم کی حالت تغیر ہو گئی ۔ کسیکو نہ جینے کی امید تھی

اوٹھا شور رونیکا ہر اک طرف ۔ فغان کرکے ملتے تھے سب اپنے کف

مسلمان جو اک اوسمین موجود تھا ۔ معلم سے اسطرح سے کہنے لگا

تو کر واسطے قادر ولی کی نیاز ۔ بچا لین ابھی وقت تیرا جہاز

کہا اوسنے تو ہی مدد مانگ لے ۔ مین دیتا ہون جو کچھ تو نیت کرے

ندا کرکے حضرت سے وہ بانیاز ۔ لگا کہنے اب ڈوبتا ہے جہاز

حجامت شہ دین کی ہوتی تھی تب ۔ یہ آواز سنتے ہی کرکے عجب

جو اک آئینہ ہاتھ مین شہ کے تھا ۔ اوسے آپنے آستین مین لیا

لگا جا کے آئینہ سوراخ کو ۔ کہ تا دخل پانی کا اندر نہو

کسی نے نہ پایا یہ پوشیدہ راز ۔ سلامت وہ ناگہ پہونچا جہاز

تو من کام حجام نے جب کیا ۔ لگا ڈھونڈنے آئینہ کیا ہوا

کرامت سے حضرت کی حیران ہوکے — فدا آپ پر بادل وجان ہوکے
کنواں ایک کھودا اونھوں نے وہاں — وہ ابتک ہے پایئں شاہ جہان
ہر اک شخص تھا معتقد شاہ کا — اونھوں نے حویلی بھی کی اک بنا

امن پانا اک جہاز کا دریا مین جو بالو مین پھنسا تھا

اسیطرح اکدن کسیکا جہاز — پھنسا جاکے دریا مین بابرگ وساز
ہوا خوب تھی پر نہ چلتا تھا وہ — نہ بالو سے مطلق نکلتا تھا وہ
لگا نا خدا کرنے آہ و فغان — بصد درد روتے تھے پیرو جوان
کسی کی نہ تدبیر تھی کارگر — ہوا اپنے مرنے کا ہر اک کو ڈر
معلم نے دیکھا نہ نکلا جہاز — کیا یاد حضرت کو باصد نیاز
شہ دین کو یہ حال روشن ہوا — اوٹھا اپنے حجرے کے اندر گیا
کیا اوسنے دست کرامت دراز — اوسیوقت کھینچا وہاں سے جہاز
ہوے جبکہ حجرہ سے حضرت بدر — شہ دین کی تھی آستین ایک تر
کہا شہ سے یوسف نے او شاہ دین — کہ ہے آپکی تر یہ کیون آستین
یہ سنتے ہی یوسف سے شہ نے کہا — جو دریا مین گذرا تھا سب ماجرا
غرض ناگہان چل گیا وہ جہاز — کرامت سے حضرت کی بابرگ وساز

سزا پانا اک شرابی کا جسنے حضرت سے قرار کرکے پھر شراب پی

کسی نے کہا شہ سے اک مے پرست — پڑا ہے سر راہ مدہوش و مست

تھا اک جھاڑ املی کا حضرت کے گھر — لگا کہنے اک روز یوں وہ شجر

مری عرض ہے تین اے دین پناہ — میں مدت سے ہوں آپکا تکیہ گاہ

مرے تخم کو کوئی بوئے اگر — نہ ہو اوس سے ای خسرو دین شجر

جہاں آپکے بیٹھنے کی ہے جا — نہ بیٹھے وہاں کوئی تکیہ لگا

بجز اسکے پھر کوئی مطلب نہیں — رہوں تا ابد سبز ای شاہ دین

یہ سنتے ہی اوسکو کہا شاہ نے — ہے نفرت تجھے کیسلئے نسل سے

ہراک کو ہے دنیا میں یہ آرزو — سبب کیا نہیں چاہتا ہے جو تو

شجر وہ لگا کہنے یوں با ادب — یہی اسکا ای شاہ دین ہے سبب

مرے تخم سے گر ہو کوئی شجر — اوسے کب ملے مرتبہ اسقدر

فقط آپ سے میں مشرف ہوا — جہاں میں بہت مجھکو رتبہ ملا

اوسیوقت حضرت نے مانگی دعا — شجر کی ہوئیں حاجتیں سب روا

دعا شاہ کی ہوگئی مستجاب — ہوا فضل حق سے شجر کامیاب

ہے سرسبز و قائم وہ ابتک شجر — شہ دین کی درگاہ میں بارور

وصیت کرنا حضرت کا شیخ یوسف کو اور انتقال فرمانا جہان فانی سے طرف ملک جاودانی کے

نہیں زندگی کا ہے کچھ اعتبار — نہیں اک وتیرہ پہ لیل و نہار

نہ اک رنگ ہے گردش آسمان — کبھی ہے بہار اور کبھی ہے خزان

یہ سنتے ہی یوسف ہوئے بیقرار | بصد درد رونے لگے زار زار
کہا شہ نے یوسف روتے ہو کیوں | پریشان و حیران ہوتے ہو کیوں
کہ دنیا مین آیا ہے جو ذی حیات | یقین ہے اوسے ایکدن ہے ممات
فنا ہووینگے اکدن زمین و فلک | فنا ہووینگے اک روز جن و ملک
ہے جینے کی دلمین ہر اک کے ہوس | غرض سب کے سب جائینگے پیش و پس
ہر و ذکر و صبر تم اختیار | تمہارا نگہبان ہے پروردگار
اوسی وقت بیمار حضرت ہوئے | جہان سے طلبگار جنت ہوئے
زیادہ ہوا دم بدم اضطراب | ہوا جسم لاغر پڑا پیچ و تاب
مریدان حضرت تھے اندوہگین | ہوا جبکہ بیمار وہ شاہ دین
شہ دین تھا مشغول در ذکر رب | ہوئے جمع اوس جا پہ سب کے سب
پڑھا اوسنے آیات قرآن کو | بصدق و ارادت دیا جان کو
ہوئی روح جب شہ کی تن سے جدا | کہوں کیا مین اک حشر برپا ہوا
ہوئی جب وفات شہ ذوالکرم | لگے رونے رقت سے سب خاص و عام
عجب تھا وہ سب پر قیامت کا دن | مصیبت کا دن اور آفت کا دن
ہوا تھا شہ دین کا جب انتقال | تھی عمر آپکی ساٹھ پر آٹھ سال
شب جمعہ شہ کو میسر ہوئی | وہ دسوین جمادی آخر کی تھی
سن ہجری نوسو نہ ستر تھے سال | بڑے سے آٹھ جب تب ہوا انتقال

[illegible]

شہ چین کو جب ہوئی یہ خبر	کیا غلہ کا شاہ دین نے سفر
یہ سنکر ہوا اوسکو رنج و ملال	کہ تھا معتقد اوسکا وہ خوش خصال
غلاف اوسنے زردوز طیار کر	پئے مرقد شاہ روشن گہر
بصد زیب و زینت روانہ کیا	اور اک خط بھی تحریر کر رکھ دیا
لکھا ایک خط اوسنے با درد و غم	درون غلاف اوسکو رکھا بہم
جو پنہان تھا خط اندرون غلاف	یہی اوسکا مضمون تھا صاف صاف
مرا دل ہوا غم سے ازبس ملول	مری نذر کو آپ کیجے قبول
کیا ایک صندوق مین اوسکو بند	مقرر کیے اوسپہ اشخاص چند
کہا اوسنے اب اسکو لیجاؤ تم	شہ دین کی درگہ مین پہونچاؤ تم
غرض چین سے جبکہ نکلا جہاز	ہوا غرق دریا مین بابرگ و ساز
جو صندوق حضرت کے تھا نام کا	وہ ناگور مین بہ کے داخل ہوا
وہان ہو گیا خلق کا ازدحام	لگے دیکھنے اوسکو سب خاص و عام
اوٹھانے کا قصد اوسکے جسنے کیا	وہ اوسکے اوٹھانے سے عاجز ہوا
ہر اک چاہتا تھا کہ پاؤن اوسے	کرون زور و قوت اوٹھاؤن اوسے
گیا جبکہ یوسف اوٹھایا اوسے	کنارے پہ خوش ہو کے لایا اوسے
لگے کہنے اوسوقت پیر و جوان	ذرا کھول کر اسکو دیکھو میان
غرض جبکہ صندوق کھولا گیا	غلاف اوسمین نکلا بڑی شان کا

[illegible]

غضب سے لگا کہنے جا کر وہان | تمہارے جو ہی قید مین اک جوان
وہ بے جُرم ہی اوسکو تم چہوڑ دو | مناسب ہی کہنا مرا مان لو
عمل مین اگر اور کچہہ لاوگے | سزا کی سزا خوب تم پاوگے
یہ کہکر خیال اور آیا اوسے | جڑے اوسنے سونٹے بہی دو تین
ہوئی صبح حیرت سے سرک اوٹھا | نشان جسم پر اوسکے موجود تہا
بلا کر اوسیوقت صراف کو | لگے پوچہنے اوس سے یون جمع ہو
کیا تو سنے جادو یہ ثابت ہوا | مگر یار تا تجھکو لازم نہ تھا
کہا اوسنے مین جانتا ہی نہین | مگر دل مین کی نیت شاہ دین
سنا جب نصارا نے اوسکا بیان | ہوے سب لگے سب درپے امتحان
جہاز ایک صندل سے بہر کر شتاب | اونہون نے اوسیوقت چہوڑا بر آب
لگے کہنے صراف سے وہ تمام | یہ تصدیق کہتے ہین ہم یہ کلام
سلامت اگر جا کے پہونچے جہاز | تجھے قید سے چہوڑین ای پاک باز
نہ ملاح اوسمین نہ تہا ناخدا | وہ ناگو مین جا کے داخل ہوا
اوٹھا شور اسطرح سے جابجا | جہاز ایک آیا ہی اب نیا
نہین منتظم کوئی انسان ہی | فقط اوسکا اللہ نگہبان ہی
ہوئی جب نصارے کو اسکی خبر | ہوے جمع سب تہے جو اہل ہنر
گیا کوئی تب اندرون جہاز | ہوا بر ملا اوسکا پوشیدہ راز

کبھی ہاتھ سے کوٹتا اپنا سر — کبھی لوٹتا اور روتے خاک پر
بہت تنگ گذران تھا وہ غریب — ہوئی یہ مصیبت پھر اوسکے نصیب
تہی دست اتنا تھا وہ بینوا — دوا کے لیے کچھ وہ رکھتا تھا
غرض سب لیگئے اوسکو ملکر تمام — شہ دین کی درگاہ میں خاص و عام
لگے کرنے حضرت سے یہ التجا — بہت رنج سہتا ہے یہ بے نوا
کرم کی نظر آپ فرمائیے — جو ہے مدعا اسکا بر لائیے
لگا رونے بیمار بھی زار زار — حضور شہ دین میں بے اختیار
ہوا بحر بخشش کو ناگاہ جوش — اوسی وقت کم ہوگیا درد گوش
نکل آئیں سب کان سے کھتیاں — گیا رنج اور اوسنے پائی امان
ہوا دفع جب درد اوسکا تمام — وہان سے گیا گھر کو وہ شادکام

لانا اک شخص کا حضرت کی درگاہ میں اپنے لڑکے کو جو اندھا اور گونگا تھا

کسی جا پہ رہتا تھا اک مالدار — بہت صاحب جاہ اور باوقار
پسر اوسکے پیدا ہوا بے زبان — نمایان نہ تھا چشم کا بھی نشان
پسر کو جو دیکھا ہوا اشکبار — دل زار اوسکا ہوا بیقرار
شہ دین کی درگہ میں حاضر ہوا — بصد عاجزی شہ سے کہنے لگا
پسر کو مرے آپ بینا کریں — یہ ہے بے زبان اسکو گویا کریں

وہان سے نکلکر وہ خانہ خراب ۔ تجاور مین داخل ہوئی باعتاب

کہا جاکے راجہ سے یہ ماجرا ۔ مرا حال ناگور مین یہ ہوا

مری آبرو خاک مین ملگئی ۔ مجھے ایسی ذلت مجاور نے دی

اوسے میری خاطر سے معزول کر ۔ اوٹھاوے وہ ذلت پھر در بدر

سنا جبکہ راجہ نے یہ ماجرا ۔ اسیطرح سے حکم اوسکو دیا

نکلکر تجاور سے وہ زشت خو ۔ گئی شاد و مسرور ناگور کو

وہ ناگور مین جبکہ داخل ہوئی ۔ بلا ناگہان اوسپہ نازل ہوئی

کڑکنے لگین اسطرح بجلیان ۔ زمین پر تھا گویا گرا آسمان

برسنے لگا زور سے یون سحاب ۔ ہوا شہر مین کو بکو آب آب

فلک پر کبھی رعد کا شور تھا ۔ زیادہ ہوا کا کبھی زور تھا

وہ عورت ہراسان ترسان ہوئی ۔ گئی ایک گوشہ مین پنہان ہوئی

وہ سگ تھے شکاری جو ہمراہ تھے ۔ غضب سے بہم جاکے اوسپر گرے

چبا چبا تیون کو کیا سینہ چاک ۔ وہ عورت ہوئی ایکدم مین ہلاک

عتیق اللہ جب آپہنچا وہان ۔ سراپا مین اوسکے لگین چیونٹیان

نہ دیتے تھے دم بھر بھی اوسکو قرار ۔ لگا درد سے رونے وہ زار زار

نہ سوتا تھا شبکو نہ کھاتا تھا وہ ۔ امان چیونٹیون سے نہ پاتا تھا وہ

وطن کو روانہ ہوا وہ خجل ۔ سراسیمہ حال او ہراسیمہ دل

شہ دین کا اک خادم خاص تھا ملا سخے کو ناگور سے وہ گیا
لگے کہنے اوسکو صغیر و کبیر یہان ایک رہتا ہی کامل فقیر
خدا کی ہو وہ یاد مین روز و شب نہ کہتا ہی کچھ کھولکر اپنے لب
عبادت سے اکدم وہ غافل نہین یہان کوئی اب ایسا کامل نہین
حصار ایک کاٹو لکا وہ باندہ کر عبادت مین ہی حق کی شام و سحر
قدم جا کے رکھتا ہی جو و حصار زمین پر وہ گرتا ہی بے اختیار
اوسیوقت مرتا ہی سر پھوڑ کر اسی بات کا سکے ہی دل مین ڈر
سنی جبکہ خادم نے یہ گفتگو ہوئی دیکھنے کی اوسے آرزو
گیا بے تامل وہ عابد کے پاس ہوا دلین عابد کے ہول و ہراس
لگا پوچھنے خادم شاہ دین تجھے دیکھتا ہون مین اندوہ گین
مین آیا ہون تیری ملاقات کو مجھے دیکھکر تو ہراسان نہو
کہا اوسنے خادم سے سن یہ احوال گیا تھا مین ناگور کو ایک سال
ہوا جبکہ داخل مین درگاہ مین پھرا ہر طرف گنبد شاہ مین
غرض ایکجا تھا مین بیٹھا ہوا سوی مرقد شہ مرا پاؤن تھا
خوشی سے تھے دو چار بیٹھے بہم وہان مارتا تھا مین جھٹکے کا دم
اوسیوقت دو شخص حاضر ہوے اونھون نے زمین سے اوٹھایا مجھے
ہوا یہ لگا اوڑنے مین ہو اس ہوئی مجھکو تب اپنے جینے سے یاس

اوٹھا درد اور اوسکا پھولا شکم	صدا مرغ کرنے لگا دمبدم
پریشان حیران وہ آخر گیا	اوسی زن کے نزدیک روتا ہوا
کہا اوس سے ای عورت نیکخو	میں دیتا ہون قیمت جو منظور ہو
خطا بخشدے میری ای نیکبخت	مرے جان پر آج آفت ہے سخت
کہا اوس عورت نے ای مرد خام	زر و سیم سے کچھ نہیں مجھکو کام
مزہ مرغ کھانے کا تو چکھ ذرا	مجھے اوسکی قیمت سے ہے کام کیا
گیا تب وہ ناچار اور رو کے یار	لگا کہنے رو رو کے با درد و یار
مرے حال پر رحم اب کیجیے	مصیبت میں ہون میں امان دیجیے
کہا اوسکو لوگون نے ای بوالفضول	تو کر دل سے دین نبی کو قبول
ترا دور ہو جاے سب درد و غم	ہے یہ بات بہتر جو کہتے ہیں ہم
اوسیوقت حق سے ہدایت ہوئی	خوش آیا بہت اوسکو دین نبی
پڑھا اوس نے کلمہ مسلمان ہوا	بہت معتقد با دل و جان ہوا
روانہ ہوا تب وہ ناگور کو	بہت اپنے دل میں وہ مسرور ہو
شکم کی شکایت گئی سب جو تھی	ہوئی رفع آواز بھی مرغ کی

اندھا ہونا اک برہمن کی عورت کا جسنے نیت بخوبی نہیں ادا کی تھی

کسی جا پہ رہتا تھا اک برہمن	بہت نیک اطوار تھی اوسکی زن

ہزاروں ہی عالم کا ہے ازدحام — وہان سب مسلمان و کافر مدام

بدل شدت سے ہوتا ہے جو ملتجی — برآتی ہے حاجت ہر اک شخص کی

سنی جبکہ کافر نے حضرت کی شان — تعصب سے پریشان ہوئی اوسکی جان

کہا پھیر کر اوسنے یون اپنا سر — مرے روبرو ایسی باتین نہ کر

تری بات کو کب کرون مین باور — جو کہتا ہے تو مجھکو باور نہین

اوسیطرح گردن ہوئی اوسکی خم — لگا رُکنے کافر کے سینے مین دم

ہوئی درد سے اوسکی حالت تباہ — شب و روز کرتا تھا وہ رو کے آہ

دوا بھی نہ کرتی تھی اوسکو اثر — ہوا وہ سبہم رنج و غم بیشتر

غرض شہ کی درگاہ مین وہ گیا — لگا کرنے حضرت سے یون التجا

مرے حال پر آپ ہون مہربان — مصیبت مین ہون مجھکو دیجے امان

مرے بخشدین آپ جرم و خطا — مین سمجھا نہین مرتبہ آپکا

بصد عجز کی اوسنے جب التماس — قبول اوسکی حاجت ہوئی شہ کے پاس

اوسیوقت جاتا رہا درد و غم — رہا نام کو بھی نہ گردن مین خم

گیا رنج جب اوسکا شادان ہوا — شہ دین کے مرقد پہ قربان ہوا

کرامات ہین شاہ کی بے عدد — کہان تک لکھون مین نہین جنکی حد

بیان کس سے تعریف ہو آپکی — خدا نے بڑی شان ہے تمکو دی

مین ہون بندہ بیدرم آپکا — رہے مجھپہ دائم کرم آپکا

قطعہ تاریخ از زیبا

شہ کیون یہ نسخہ سو مبارک کو مطبوع ہو — کلام اسکا عجب مرغوب تر ہی
از روی آفرین سال اوسکا زیبا — کہا دل نے بیان خوب تر ہی

تمام شد ۱۲۸۷ سنہ ہجری

خاتمۃ الطبع خدا کے فضل و احسان سے اندنون یہ رسالہ منظوم کاشف اسرار مکتوم مخزن خیر و برکات معدن کشف و کرامات متضمن حالات و کمالات معنوی و صوری شاہ عبد الحمید قادری ناگوری قدس اللہ سرہ العزیز حسب اشارت وافر البشارت عظیم الشان رفیع المکان بلند حوصلہ عالی مراتب جناب محمد عبد الرحمن خان صاحب مالک مطبع نظامی واقع کانپور کے باہتمام خاکسار سالک رام مطبع شگوفہ گلزار اودہ مین اواخر محرم الحرام ۱۲۹۰ سنہ ہجری زیور انطباع سے آراستہ و حلیہ ارتسام سے پیراستہ ہوا فقط